از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 اپریل 1964

گر بخش سنگھ

بمقابلہ

بھورا لال

پی بی گجیندر رگڈکر، سی جے، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، کے سی داس گپتا اور این راج گوپال ایانگر، جسٹسز

دیوانی ضابطہ اخلاق-- گزشتہ مقدمے میں ایک ہی زمین کے حوالے سے منافع کمانے کا حکم جاری کیا گیا تھا-کیا دونوں مقدمات میں کارروائی کی وجہ ایک جیسی تھی؟ اس کے بعد کا مقدمہ کیا کوڈ آف سول پروسیجر، 1908 (1908 کا ایکٹ 5) اور آرڈر ذیلی قاعدہ 2 اور 3 کے تحت ممنوع ہے۔

مدعی-- مدعا علیہ نے درخواست گزار کے خلاف کچھ کام کاج کی وصولی اور منافع کمانے کا مقدمہ دائر کیا۔ مدعی نے اس بنیاد پر قبضہ اور منافع کی وصولی کا دعویٰ کیا کہ وہ درخواست میں بیان کردہ جائیداد کا مطلق مالک تھا اور مدعا علیہ نے اس پر غلط قبضہ کر رکھا تھا۔ درخواست میں مدعی نے ایک سابقہ مقدمے کا حوالہ دیا جو اس نے اور اس کی والدہ کی طرف سے دائر کیا گیا تھا (28 CS سال 1950) جس میں مدعا علیہ کے خلاف 10 فروری 1950 کو ختم ہونے والی مدت کے لئے اسی جائیداد کے حوالے سے منافع کی وصولی کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ پچھلے مقدمے میں مردوں کے منافع کا حکم دیا گیا تھا۔ موجودہ مقدمے میں اپنے تحریری بیان میں مدعا علیہ اپیل کنندہ نے دیوانی قانون کے آرڈر 2 رول 2 کے تحت مقدمہ کی قابل سماعت ہونے کے لئے تکنیکی درخواست پیش کی۔

فریقین کی جانب سے ثبوت پیش کرنے سے پہلے ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہ کی جانب سے اٹھائے گئے اس ابتدائی معاملے کا فیصلہ کیا۔ ٹرائل کورٹ نے کہا کہ ضابطہ اخلاق کے آرڈر 2 رول 2 کے تحت مقدمے پر روک لگائی گئی ہے۔ اپیل پر اپیلٹ کورٹ نے کہا کہ آرڈر 2 رول 2، دیوانی قانون اخلاق کے تحت ایک بار کی درخواست پر بالکل بھی غور نہیں کیا جانا چاہئے کیونکہ 1950 کے 28 CS کے سابقہ مقدمے میں عرضیاں موجودہ معاملے میں دائر نہیں کی گئی تھیں۔

لہٰذا اپیلٹ کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس حکم کے خلاف مدعا علیہ نے اپیل کو ترجیح دی جسے ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا۔ اپیل گزار نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت حاصل کی،

لہٰذا یہ اپیل:

حکم ہوا کہ: (ا) ضابطہ اخلاق کے آڑر 2 قاعدہ 2 کے تحت کسی سابقہ استدلال کی موجودگی پر مبنی درخواست پر اس وقت غور نہیں کیا جا سکتا جب وہ دلیل پیش نہ کی گئی ہو جس پر وہ منحصر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ضابطہ اخلاق کے آرڈر 2 رول 2 کے تحت بار کی درخواست صرف اسی صورت میں قائم کی جا سکتی ہے جب مدعا علیہ پچھلے مقدمے میں دلائل کو ثبوت کے طور پر پیش کرے اور اس طرح عدالت کو دونوں مقدمات میں کارروائی کی وجہ کی شناخت ثابت کرے۔ دوسرے لفظوں میں ضابطہ اخلاق کے آرڈر 2 رول 2 کے تحت درخواست اس وقت تک دائر نہیں کی جا سکتی جب تک کہ پچھلے مقدمے میں موجود دلیل کے ثبوت نہ ہو جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے پابندی پیدا ہوتی ہے۔ عدالت کے سامنے یہ دلیل پیش کیے بغیر کہ ان حقائق پر کس طرح الزام لگایا گیا تھا، مدعا علیہ عدالت کو یہ قیاس آرائی کرنے کی دعوت نہیں دے سکتا کہ کٹوتی کے عمل کے ذریعے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان حقائق کے بارے میں کیا ہو سکتا ہے جن کا اس وقت دعویٰ کیا گیا تھا۔ اس معاملے کے حقائق کی بنیاد پر یہ ماننا ضروری ہے کہ ضابطہ اخلاق کے آرڈر 2 رول 2 کے تحت ایک بار کی عرضی پر ٹرائل کورٹ کو بالکل بھی غور نہیں کرنا چاہئے تھا

کیونکہ 1950 کے دیوانی مقدمہ نمبر 28 میں درخواست گزار نے اس درخواست کی حمایت میں عرضی دائرنہیں کی تھی۔

(ii) تا کہ درخواست کے آرڈر 2 قاعدہ 2(3) کے تحت بار کی درخواست کو مدعا علیہ کی جگہ لینا چاہئے جو (i) دوسرا مقدمہ اس کے بارے میں تھا جس پر پچھلا مقدمہ مبنی تھا۔ مدعی کی حیثیت سے کارروائی کی وجہ یہ تھی کہ

(ii) اس وجہ سے ایک سے زیادہ ریلیف حاصل کرنے کا حق دار ہونا (iii) اس طرح مدعی کو ایک سے زیادہ ریلیف حاصل کرنے کی اجازت کے بغیر، اس ریلیف کے لئے مقدمہ کرنے سے گریز کرنا جس کے لئے عدالت سے دوسرا مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔

دیوانی دائرہ اختیار: سالِ 1961 کی دیوانی اپیل نمبری 583۔ راجستھان ہائی کورٹ کے 12 اگست 1959 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے دیوانی متفرقہ پہلی اپیل نمبری 50 سال 1956 میں اپیل کی گئی۔ .

اپیل کنندہ کی طرف سے گوپال سنگھ۔

جواب دہندہ کی طرف سے بی پی مہیشوری۔

22 اپریل .1964 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنا دیا گیا

آینگر، جسٹس---- خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل کو جنم دینے والے حقائق مختصر طور پر کچھ اس طرح ہیں: مدعا علیہ بھورالال نے ایک دیوانی مقدمہ ذیر نمبری 20 سال 1954 میں ماتحت جج، فرسٹ کلاس، کیکری کی عدالت میں درخواست گزار کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا، جس میں درخواست گزار کے خلاف کچھ جائیداد پر قبضے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ درخواست میں الزام یہ لگایا گیا تھا کہ مدعی مذکورہ جائیداد کا مطلق مالک تھا جس پر مدعا علیہ نے غلط قبضہ کیا تھا اور مطالبات کے باوجود وہ اسے خالی کرنے میں ناکام رہا تھا اور اس وجہ سے وہ دعوی کردہ منافع کی ادائیگی کا ذمہ دار تھا۔ درخواست میں انہوں نے ایک سابقہ مقدمے کا حوالہ دیا جو ان کے اور ان کی والدہ (1950 کی C.S 28) کی جانب سے دائر کیا گیا تھا جس میں مدعا علیہ کے خلاف 10 فروری 1950 کو ختم ہونے والی مدت کے لیے اسی جائیداد کے

حوالے سے منافع کی وصولی کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ مذکورہ مقدمے میں مین منافع کا حکم دیا گیا تھا۔ موجودہ درخواست گزار کی جانب سے دائر کردہ تحریری بیان میں قابلیت کی بنیاد پر درخواست کی گئی راحتوں پر سادہ جھگڑے کے دعوے پر اختلاف کرنے کے علاوہ، ان میں مقدمے کی قابل سماعت ہونے کے بارے میں ایک تکنیکی درخواست ان شرائط کے طور پر بھی پیش کی گئی تھی:

"یہ آرڈر 2 کا 2 قاعدہ ہے . ضابطہ اخلاق دیوانی مقدمے کی ایک رکاوٹ ہے۔ جب مدعی کے پیراگراف 2 میں ذکر کیا گیا مقدمہ دائر کیا گیا تو مدعی کے پاس ریلیف کے لئے بھی کارروائی کی وجہ تھی۔ اس مقدمے میں قبضے کے لئے مقدمہ دائر کرنے سے گریز کرنے کے بعداب اسے قبضہ سے راحت کا دعوی کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ مین منافع کی وصولی کے لئے کوئی دوسرا مقدمہ قانون میں قابل سماعت نہیں ہے۔ چونکہ مدعی نے قبضے کی راحت کے لئے اپنا علاج کھو دیا تھا لہذا وہ میسن منافع کی بازیابی بھی نہیں کرسکتا ہے۔"

ان درخواستوں پر فاضل ماتحت جج نے پانچ مسائل وضع کئے اور ان میں سے چوتھا مسئلہ یہ تھا:

" کیا آرڈر 2 رول 2، ضابطہ اخلاق دیوانی ایک پابندی ہے؟"۔ فریقین کی جانب سے ثبوت پیش کرنے سے قبل مقدمہ نمبر 4 کو ابتدائی مسئلے کے طور پر فاضل ٹرائل جج کے سامنے پیش کیا گیا اور عدالت نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا کہ مقدمہ نامزد قانون کی وجہ سے روک دیا گیا تھا اور مقدمہ خارج کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

مدعی نے اس حکم نامے سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کو اپیل کرنے کو ترجیح دی اور اپیلٹ کورٹ نے اس درخواست کو حکم نامے کے تحت پابندی ذیر آڑر 2 کے حوالے سے غور کیا۔ قاعدہ 2، ضابطہ اخلاق دیوانی متبادل بنیادوں پر۔ سب سے پہلے، فاضل ڈسٹرکٹ جج نے نشاندہی کی کہ سال 1950 کے پہلے مقدمے 28C.S میں دلائل کو اس کیس میں شامل نہیں کیا گیا تھا اور اسے ریکارڈ کا حصہ بنایا گیا تھا، تاکہ یہ معلوم نہ ہوسکے کہ ان کے پچھلے مقدمے میں مدعی کے درست الزامات کیا تھے۔ اس وجہ سے فاضل ڈسٹرکٹ جج نے کہا کہ آرڈر کے تحت

ایک بار کی درخواست آرڈر .2 قاعدہ 2، ضابطہ اخلاق دیوانی پر بالکل بھی غور نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس سوال پر بھی غور کیا کہ اگر درخواست دستیاب ہوتی تو کیا یہ کامیاب ہوسکتی تھی۔ اس پر انہوں نے اس نکتے پر عدالتی رائے کے ٹکراؤ کا حوالہ دیا اور کہا کہ اگر فیصلہ کرنے کا سوال پیدا ہوتا تو وہ مدعی کے حق میں فیصلہ کرتے اور منافع کمانے کے لئے مقدمے کی کارروائی کی وجہ کو تجاوز کرنے والے سے جائیداد کے قبضے سے چھٹکارا دلانے کے لئے کارروائی کی وجہ سے مختلف سمجھتے۔ تاہم، پہلے نکتے پر ان کے اس نتیجے کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جو آرڈر 2 قاعدہ 2 کے تحت ایک پابندی کے طور پر درخواست کو درست ثابت کر سکے۔، ذیر ضابطہ اخلاق دیوانی آرڈر .2 قاعدہ 2 (3) کے فاضل ڈسٹرکٹ جج نے آرڈر کی تعمیر کے بارے میں قانون کے بارے میں اپنے نقطہ نظر پر اپنا فیصلہ برقرار نہیں رکھا۔ .ان حالات میں انہوں نے مقدمہ خارج کرنے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اسے قانون کے مطابق قابلیت پر فیصلہ کرنے کے لیے ٹرائل کورٹ کے حوالے کر دیا۔

ہمارے سامنے درخواست گزار نے راجستھان ہائی کورٹ میں دوسری اپیل دائر کی اور فاضل سنگل جج نے اس اپیل کو خارج کر دیا۔ اس فیصلے سے ہی اپیل کنندگان نے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا جا چکا ہے، اس سوال پر عدالتی رائے کا ٹکراؤ ہے کہ آیا غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کا مقدمہ اور ایک ہی جائیداد سے منافع کی وصولی کا مقدمہ دونوں ایک ہی وجہ پر مبنی ہیں، کیونکہ یہ صرف اسی صورت میں ہے جب یہ دونوں ریلیف " کارروائی کی ایک ہی وجہ " پر مبنی ہوں۔ آرڈر 2 قاعدہ 2 سول ضابطہ اخلاق دیوانی جو اپیل کنندہ کے ذریعہ اٹھایا گیا تھا کامیاب ہوسکتا ہے۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 2، قاعدہ 2 کی شق (3) جو اس تناظر میں متعلقہ ہے:

"(3) ایک ہی مقصد کے سلسلے میں ایک سے زیادہ ریلیف کا حقدار شخص اس طرح کے تمام یا کسی بھی ریلیف کے لئے مقدمہ دائر کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ عدالت کی اجازت کے علاوہ، ایسی تمام راحتوں کے لئے مقدمہ کرنے سے گریز کرتا ہے تو، وہ بعد میں کسی بھی راحت کے لئے

مقدمہ نہیں کرے گا۔

کچھ ہائی کورٹس، خاص طور پر مدراس، نے اس سلسلے میں آرڈر 2، قاعدہ 4 کی شرائط کا حوالہ دیا ہے جو چلتی ہیں:

"قاعدہ .4 عدالت کی اجازت کے بغیر کارروائی کی کوئی وجہ غیر منقولہ جائیداد کی بازیابی کے لئے مقدمے میں شامل نہیں کی جائے گی، سوائے اس کے کہ

(a) دعویٰ کردہ جائیداد یا اس کے کسی حصے کے حوالے سے منافع یا کرایہ کے بقایا جات کے دعوے؛

(b) کسی ایسے معاہدے کی خلاف ورزی پر ہرجانے کا دعویٰ جس کے تحت جائیداد یا اس کا کوئی حصہ رکھا گیا ہو؛ اور

(c) ایسے دعوے جن میں مانگی گئی راحت اسی وجہ سے عمل کی بنیاد پر ہے: بشرطیکہ اس قاعدے میں ایسی کوئی چیز نہیں سمجھی جائے گی جو پیشگی بندش یا چھٹکارا کے مقدمے میں کسی فریق کو گروی رکھی گئی جائیداد پر قبضہ کرنے سے روکے۔

حکم 2، قاعدہ 2(3) میں 'عمل کا سبب' کی اصطلاح کی تعمیر میں مدد کے طور پر اور عمل کے اسی مقصد پر مبنی 'راحت' کے اظہار کے طور پر . ان دونوں دفعات کو ایک ساتھ پڑھنے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ غیر منقولہ جائیداد پر قبضے کے مقدمے کی کارروائی کی وجہ اور ایک ہی جائیداد سے حاصل ہونے والے منافع کے سلسلے میں مقدمے کی کارروائی کی وجہ الگ اور مختلف ہے۔

دوسری طرف، خاص طور پر الہ آباد ہائی کورٹ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ منافع کے دعوے کی بنیاد جائیداد کا غلط قبضہ ہے اور اسی طرح قبضے کا دعویٰ بھی ہے اور اس طرح کسی بھی راحت کا دعوی کرنے کے لئے کارروائی کی وجہ وہی ہے یعنی جائیداد کا غلط قبضہ جس کا مدعی حقدار ہے۔ اس استدلال کی بنیاد پر یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ جو مدعی پہلی دفعہ اکیلے قبضے کے لیے یا صرف منافع کمانے کے لیے مقدمہ دائر کرتا ہے، اسے آرڈ 2 قاعدہ 2(3) کے تحت دوسری راحت کے لیے مقدمہ دائر کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ فاضل جج نے اختیارات کے ٹکراؤ کا حوالہ دینے کے بعد الہ آباد کے نقطہ نظر کے لئے اپنی ترجیح کا اظہار کیا تھا اور اس لئے دفاع کو برقرار

رکھا تھا۔ اپیل کے مرحلے میں، جیسا کہ پہلے ہی نشاندہی کی جا چکی ہے، فاضل ڈسٹرکٹ جج نے دوسرے نقطہ نظر کے لیے اپنی ترجیح کا اظہار کیا تھا۔ بی فاضل سنگل جج نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلوں کے برعکس مدراس کے نقطہ نظر کو ترجیح دینے کے لئے فاضل ڈسٹرکٹ جج سے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ درخواست گزار کے وکیل نے دلیل دینے کی کوشش کی کہ الہ آباد کا نظریہ اصول کے مطابق ہے اور ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 2، قاعدہ 2(3) کی مناسب تعبیر کے ساتھ ہے۔ ہم اس معاملے میں عدالتی رائے کے اس ٹکراؤ کا جائزہ لینا ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ ہماری رائے میں فاضل ڈسٹرکٹ جج کا یہ کہنا درست تھا کہ اپیل کنندہ نے آرڈر 2، رول 2، ضابطہ اخلاق دیوانی کی عرضی قائم کرنے کے مقصد سے عدالت کے سامنے مواد پیش نہیں کیا تھا۔

تاکہ حکم 2، قاعدہ 2(3) سول پروسیجر کوڈ کے تحت درخواست کی پابندی کامیاب ہو جائے اور درخواست اٹھانے والے مدعا علیہ کو یہ واضح کرنا ہوگا کہ (1) دوسرا مقدمہ اسی وجہ سے تھا جس کی بنیاد پر پچھلا مقدمہ قائم کیا گیا تھا، (2) کہ کارروائی کے اس مقصد کے سلسلے میں سادہ جھگڑے کو ایک سے زیادہ راحتوں کا حق حاصل تھا۔ (3) اس طرح مدعی عدالت سے حاصل کردہ اجازت کے بغیر ایک سے زیادہ مدد کا حقدار ہے اور اس مدد کے لئے مقدمہ دائر کرنے سے گریز کرتا ہے جس کے لئے دوسرا مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اس تجزیے سے یہ معلوم ہوگا کہ مدعا علیہ کو بنیادی طور پر اور اس سے شروع میں کارروائی کی صحیح وجہ کا تعین کرنا ہوگا جس پر پچھلا مقدمہ دائر کیا گیا تھا، کیونکہ جب تک کارروائی کی وجہ کے درمیان شناخت نہیں ہوتی جس پر پہلا مقدمہ دائر کیا گیا تھا اور جس پر بعد کے مقدمے میں دعویٰ مبنی ہے، اس بار کے اطلاق کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک راحت جس کی تلاش عام طور پر کسی خاص وجہ سے کی جا سکتی ہے، لیکن یہ کسی بھی طرح سے عالمگیر قاعدہ نہیں ہو سکتا ہے۔ چونکہ عرضی ایک تکنیکی رکاوٹ ہے اس لئے اسے تسلی بخش طور پر قائم کیا جانا چاہئے اور محض قیاس آرائی کی بنیاد پر اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ آرڈر 2، قاعدہ 2 ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت بار کی درخواست صرف اسی صورت میں قائم کی جا سکتی ہے جب مدعا علیہ پچھلے مقدمے میں دلائل کو ثبوت کے طور پر پیش کرے اور اس طرح عدالت کو دونوں مقدمات میں

کارروائی کی وجہ کی شناخت ثابت کرے۔ یہ ایک عام بنیاد ہے کہ 1950 کے C.S 28 میں درخواست گزار نے موجودہ مقدمے میں آرڈر 2، قاعدہ 2، ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت اپنی درخواست کی حمایت میں ثبوت کے طور پر درخواست دائر نہیں کی تھی۔ تاہم فاضل ٹرائل جج نے ان دلائل کو ریکارڈ پر رکھے بغیر یہ اندازہ لگایا کہ کٹوتی کے معاملے کے طور پر درخواست میں شامل پچھلے مقدمے کے حوالہ سے کارروائی کی وجہ کیا ہونی چاہیے تھی۔ اپیل کے مرحلے میں فاضل ڈسٹرکٹ جج نے اپیل کنندہ کے معاملے میں اس خامی کو محسوس کیا اور ہماری رائے میں درست طور پر نشاندہی کی کہ پچھلے مقدمے کی دلیل ریکارڈ پر ہونے کے بغیر، آرڈر 2، قاعدہ 2، ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت بار کی درخواست قابل سماعت نہیں ہے. تاہم درخواست گزار کے وکیل نے ہماری توجہ ہائی کورٹ کے فاضل جج کے فیصلے کے ایک اقتباس کی طرف مبذول کرائی جس میں کہا گیا تھا:

حوالہ جات : ایل / پی (ڈی) آئی ایس سی آئی - 27 (اے)

"انہوں نے کہا، 'سابقہ عدالت کا تحریری بیان یا فیصلہ اس مقدمے سے وابستہ کسی بھی فریق کی طرف سے دائر نہیں کیا گیا ہے۔ دائر کی گئی واحد دستاویز پچھلے مقدمے میں اپیل میں فیصلہ تھا۔ تاہم، دونوں عدالتوں نے پہلے مقدمے کے ریکارڈ سے آزادانہ طور پر حوالہ دیا ہے۔ فریقین کے وکیل نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ یہ فائل بھی اس عدالت کے سامنے ہے۔"

ان کا کہنا تھا کہ اس اقتباس سے ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیے کہ فریقین نے اتفاق رائے سے پہلے کے مقدمے کی درخواستوں کو موجودہ مقدمے میں ریکارڈ کا حصہ بنانے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ ہم ان مشاہدات کی اس تشریح سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں۔ فاضل جج کا بیان "تاہم، دونوں عدالتوں نے پہلے مقدمے کے ریکارڈ سے آزادانہ طور پر حوالہ دیا ہے" واضح طور پر غلط ہے کیونکہ فاضل ڈسٹرکٹ جج نے خاص طور پر نشاندہی کی کہ پہلے مقدمے میں دلائل ریکارڈ کا حصہ نہیں تھے اور اسی بنیاد پر آرڈر 2 , قاعدہ 2 ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت بار کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ اور نہ ہی ہمیں اس تجویز کی کوئی بنیاد مل سکتی ہے کہ فاضل جج نے ان دستاویزات کو آرڈر 41، قاعدہ 27 . کے تحت اپیل کے دوسرے مرحلے میں قبول کیا تھا۔

فریقین کی جانب سے بھیجے گئے ضابطہ اخلاق دیوانی ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس طرح کے معاہدے یا اس طرح کے حکم کی سفارش کرتا ہو، یہ فرض کرتے ہوئے کہ آرڈر 41 قاعدہ. 27، ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت دوسری اپیل میں اضافی ثبوت قانونی طور پر قبول کیے جا سکتے ہیں۔ ۔ لہذا ہم صرف اس بنیاد پر آگے بڑھ سکتے ہیں کہ پچھلے مقدمے میں دلائل موجودہ مقدمے میں ریکارڈ کا حصہ نہیں تھے۔

تاہم درخواست گزار کے وکیل نے زور دے کر کہا کہ موجودہ مقدمے میں مدعا علیہ نے خاص طور پر پچھلے مقدمے کا حوالہ دیا ہے جو منافع کمانے کے لیے تھا اور چونکہ غیر قانونی طور پر فائدہ اٹھانے والے کے علاوہ منافع کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا تھا اس لیے پچھلے مقدمے میں یہ الزام بھی لگایا جانا چاہیے تھا کہ مدعا علیہ جائیداد پر ناجائز قبضہ کرنے والا تھا اور صرف یہی دعویٰ کرنے کی بنیاد ہو سکتی تھی منافع ہے . ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ سب سے پہلے، یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ موجودہ مقدمہ میں عرضداشت ہندی میں تھا اور یہ کہ لفظ 'میسن منافع' اصل میں استعمال ہونے والے کسی اظہار کا انگریزی ترجمہ ہے۔ عرضداشت کا اصل ترجمہ ہمارے سامنے نہیں ہے اور اس لیے اس بات کی تصدیق کرنا ممکن نہیں ہے کہ آیا 'میسن منافع' کا لفظ اصل لفظ میں اظہار کا درست ترجمہ ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ، ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل وکیل کی دلیل کو زیادہ بنیادی وجہ سے مسترد کیا جانا چاہئے . جس طرح فیصلے اور حکم نامے کے ریکارڈ پر عدم موجودگی میں از سر نو عدلیہ کی درخواست قائم نہیں کی جا سکتی، اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ آرڈر 2، قاعدہ 2، ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت درخواست اس وقت تک نہیں دی جا سکتی جب تک کہ پچھلے مقدمے میں موجود ثبوت کے بغیر درخواست دائر نہیں کی جا سکتی۔ چونکہ درخواست بنیادی طور پر ان دونوں مقدمات میں کارروائی کی وجہ کی شناخت پر مبنی ہے لہذا دفاع جو بار اٹھاتا ہے اسے لازمی طور پر پچھلے مقدمے میں کارروائی کی وجہ کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ کارروائی کی وجہ وہ حقائق ہوں گے جن پر مدعی نے اس وقت الزام لگایا تھا کہ وہ ریلیف کے حق کی حمایت کرتے ہیں جس کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا۔ عدالت کے سامنے وہ دلیل پیش کیے بغیر جس میں ان حقائق کا الزام لگایا گیا تھا، مدعا علیہ عدالت کو یہ قیاس آرائی کرنے یا کٹوتی کے عمل کے ذریعے اندازہ

لگانے کی دعوت نہیں دے سکتا کہ وہ حقائق ان ریلیفوں کے حوالے سے کیا ہو سکتے ہیں جن کا اس وقت دعویٰ کیا گیا تھا۔ یہ ناممکن نہیں ہے کہ ان کی بخشش کا جواز پیش کرنے کے لئے ضروری دستاویزات کے بغیر مدد کا دعوی کیا گیا تھا۔ لہٰذا محض 'میسن منافع' کے الفاظ کے استعمال سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ مدعا علیہ کا قبضہ غلط تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ قانون میں اس کی اہمیت کا مناسب اندازہ لگائے بغیر موجودہ اصطلاح میں 'میسن منافع' کا لفظ استعمال کیا گیا ہو۔ اہم بات یہ نہیں ہے کہ مانگی گئی مخصوص رقم کی وضاحت کی جائے بلکہ اصل میں وہ الزام کیا ہے جس کی بنیاد پر رقم کا دعویٰ کیا گیا تھا اور جس قانونی تعلق کی بنیاد پر یہ راحت مانگی گئی تھی۔ اگر انہی وجوہات کی بنا پر ہم سمجھتے ہیں کہ سابقہ استدلال کے وجود پر مبنی درخواست پر غور نہیں کیا جا سکتا جب کہ وہ استدلال جس پر وہ قائم ہے اسے پیش نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی جانب سے جاری کردہ واپسی کا حکم درست تھا جس کی تصدیق ہائی کورٹ کے فاضل جج نے کی تھی۔ مقدمے کی خوبیوں پر ابھی تک مقدمہ نہیں چلایا گیا ہے اور یہ واپسی کے حکم کے ذریعہ ہدایت کی گئی ہے جس کی ہم تصدیق کر رہے ہیں۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔ کیس کے حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document